

بخاری شریف

کتاب الکرہ

اکراہ کی تعریف :- کسی کو اس کی سرمن کے خلاف کسی کام پر مجبور کیا جائے ۔

اکراہ کے دو قسمیں ہیں ① تام (مطلق) ② غیر مطلق

اکراہ تام :- مار ڈالنے یا کسی عضو کے کٹانے یا ضرب شہید کی دھمکی دی جائے ۔

اکراہ غیر مطلق (نافذ) :- اس سے کم کی دھمکی دی جائے ۔

- اکراہ کے کس ارط :-
- ① مکروہ جس فعل کی دھمکی دینا ہو اس پر قازر ہو
 - ② مکروہ کو اس کا غالب گمان ہو ۔
 - ③ جس چیز کی دھمکی ہے وہ جان لینا یا عضو کاٹنا یا ضرب شہید ہو
 - ④ مکروہ وہ کام پہلے سے نہ کرنا چاہتا ہو ۔

حکم :- اگر اکراہ کی صورت میں ایسا کرے تو اس کی اجازت ہے کہ وہ کام کرے جس کی اسے دھمکی دی جا رہی ہے ۔

امام بخاری فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کھوروں کو معذور رکھا تو مکروہ بھی اس کے تحت آجائے گا ۔

مکروہ گنیگار نہیں ہوگا ۔

قال الحسن التقي اليعقوبي

لغيبه كامن له
ابن دل کی بات کسی کے سامنے ظاہر کرنے سے بچنا

خمایا - قیامت تک غیب کرنا جائز ہے۔ مگر قتل میں غیب
نہیں کیا جائے گا۔

(و قال ابن عباس من يكره الدخول)

اس کی تفصیل یہ ہے کہ اگر چوروں نے اس کو بیوی کے طلاق دینے پر مجبور کیا
کو طلاق نہیں ہوگی۔
اور اگر بادشاہ نے مجبور کیا تو طلاق ہو جائے گی

مجبور کا مذہب ۱۔ طلاق واقع نہیں ہوگی
بہنیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ طلاق واقع ہو جائے گی

حی باب لا يجوز نكاح المکره

مجبور - مکرہ کا نکاح باطل ہے
اضافہ - مکرہ کا نکاح صحیح ہے

اضافہ - مکرہ کی بیع منع ہے۔

حج باب اذا اكره حلي وهب عبد او باعه لم يجز ح

جيا مجبور كيا گیا یاں تک کہ غلام کو عیب کر دیا یا بیچ دیا تو نافذ نہیں

بعض الناس ^{کا مذهب} ~~بعض الناس~~ -

اگر مشتری نے اس میں منت مانی تو اس ان کے زعم میں یہ جائز ہے
اسے ہی اگر اس کو مدبر بنالیا تو صحیح ہے -

عام طور پر یہ مسطور ہے کہ جب امام بخاری بعض الناس کہتے ہیں تو اس سے مراد
اصناف ہی ہوتے ہیں -

اگر بیان بھی ان کی مراد اصناف ہی ہے تو علامہ عسکری فرماتے ہیں کہ درست نہیں

اصناف کا مذهب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے مال کے بیچنے یا ہب کرنے یا کسی
اقرار پر مجبور کیا گیا اور اس نے اپنا مال بیچ دیا یا ہب کر دیا یا اقرار کر لیا
گو اکر وہ دور ہوئے کہ بعد اسے اختیار ہوگا -
اگر چاہے تو نافذ کر دے یا فسخ کر دے

حج باب اذا سكرهت المرأة على الزنى فله عليه الحج

اگر کسی عورت کو زنا پر مجبور کیا گیا تو اس پر حرج نہیں

اس لیے کہ وہ نے فرمایا اور جس نے انھیں مجبور کیا تو بے شک اللہ ان کے
مجبور کردہ جانے لہر کے بعد بخشے والا مہربان ہے

اور صرف ۲ عمر فاروق نے بھی اسے مجبور یا زنی پر حرج نہیں لگائی

حج باب لعین الرجل لصاحبه انما قوه اذا فاعل القتل ح

کسی کا اپنے ساتھ لے کر رہے ہیں یہ قسم کھانا کر لے اس کا بھائی ہے جب کہ
یہ ڈر رہے کوئی اسے قتل نہ کر دے۔

اب وار مظلوم کی حمایت میں کسی کو قتل کر دیا تو اس پر عتاب نہیں

امام بخاری فرماتے ہیں کہ

لعن الثانی من فاعل اضاف کے ہونے میں تضاف ہے

وہ اس طرح کے اضافے کیا کہ کسی کو مجبور کیا گیا کہ میرے باپ یا ذورم کو
قتل کر دے تو یہ جائز نہیں ہوگا اسلئے کہ وہ مضطر نہیں ہے کیا
پھر آگے کہے کہ باپ یا بیٹے کو قتل کرنے پر مجبور کیا جائے تو عقد باطل نہیں ہوگی

علامہ عینی فرماتے -

یہاں تضاف نہیں ہے بلکہ اسلئے کہ مجتہد کو جائز ہے کہ وہ میاس کو جمع کر
استحسان پر عمل کرے اور استحسان حنفیہ کے نزدیک حجت ہے۔

قال النخعي اذا كان المشكوك به

امام مالک کو مجبور ہے

اگر قسم کھانے والے ظالم ہو تو قسم کھانے والے کی شہادت کا اعتبار ہے اور
اگر مظلوم ہو تو قسم لینے والے کی شہادت کا اعتبار ہے۔

امضاف لہ قسم کھانے والے کی شہادت کا اعتبار ہے

کتاب الحیل

حیل - یہ حیلہ کو جمع ہے ۔

حیلہ ۱ - اس خفیہ طریقے کا کو کہتے ہیں جس سے مقصود کو حاصل کیا جائے ۔

حیلہ جس بنیاد پر کیا جاتا ہے اس کی کئی قسمیں ہیں ۔

- (۱) کسی مباح طریقے کو کسی حق کے باطل کرنے کا ذریعہ بنایا جائے تو یہ حرام ہے
- (۲) کسی حق کے ثابت کرنے کے لیے بیویا باطل کو دور کرنے کے لیے بیویا بھی واجب اور کبھی مثبت ہوتا ہے ۔

- (۳) اگر کسی ناپسندیدہ چیز میں واقع ہونے سے بچنے کے لیے کیا جائے تو یہ کبھی صحیح اور مباح
- (۴) کسی صحیح کام کے شرک کا ذریعہ بنایا جائے تو یہ مکروہ ہے ۔ ہوتا ہے ۔

حیلہ کی اصل قرآن اور احادیث میں موجود ہے ۔
وَقَدْ بَيَّرَكُمُ اللَّهُ فَاذْكُرُوا بِهِ وَلَا تُحَدِّثُوا

بوقت حاجت حیلہ کرنے کی اجازت ہے اور خود حضور ﷺ نے اس کی ہر تعلیم دی

امام بخاری حیلوں کے جائز کے حائل نہیں ہے ۔

کتاب فی الصلوٰۃ

اس باب میں حدیث اللہ تعالیٰ تمنا رہی نماز رکعتوں میں نماز کے واجب وہ حدیث کرے یہاں تک کہ وہ نہ کرے ۔

اس حدیث کو ذکر کر کے امام بخاری اصناف پر تحریر فرماتے ہیں ۔

امام اعظم کے نزدیک نماز سے باہر ہونے کے ۲ نقطہ سلام فرمنا ایسی واجب ہے نماز سے باہر ہونے کے لیے خروج بھینچہ فرمنا ہے ۔ یعنی بالوقت کہ میں منافی نماز کام سے نماز سے باہر ہو جاؤں گا ۔

اس بات پر بعض لوگوں نے احناف پر طنز کیا کہ اگر کوئی غنا کے آخر میں بالوقتہ ریح خارج کرے گا تو غنا نہ ہو جائے گی۔
اور یہ بات تو حدیث کے خلاف ہے حدیث میں فرمایا گیا کہ دوبارہ دھو کرے اور غنا نہ پوری کرے۔

اس کا جواب یہ ہے حدیث پاکي معمول پر غنا نہ کی ابتداء یا درمیان میں ریح خارج ہو تو۔

حجۃ باب فی الزکاة وان لا یفرق بین مجتمع۔۔۔

یہ باب ہے زکوٰۃ سے کھنے کے حیلے کے بیان میں اور یہ کہ زکوٰۃ کے ذریعے سے مجتمع کو منفرد نہیں کیا جائے گا اور نہ متفرق کو اکٹھا کیا جائے گا۔

اس کی توضیح یہ ہے کہ۔

درہ آدمی ہے ۷ دونوں کے پاس ۴۵۰ ۴۵۰ بکریاں ہے تو ان پر ہر ۴۵ بکری میں ایک بکری واجب ہے۔ تو انھیں اکٹھا نہیں کیا جائے گا۔
اسلئے اگر اکٹھا کرے گا تو وہ ۸ بکریوں پر بھی ایک ہی بکری واجب ہوگی تو ایسا حیلہ کرنا درست نہیں۔

امام بخاری فرماتے فراتھن میں کہیں کرنا جائز نہیں۔ اگرچہ بذریعہ حیلہ ہو

وقال بعض الناس فی عسرین ومائۃ بعیر حقتان۔۔۔

امام بخاری فرماتے احناف نے کہا ایک سو بیس اونٹ میں دو حقے ہیں
اگر اسے فقہ اھلک کر دیا یا کسی کو ہبہ کر دیا یا زکوٰۃ سے کھنے کے لئے کوئی بھی حیلہ اختیار کیا تو اس پر کچھ نہیں۔

توضیح۔ اگر سال گزرنے سے پہلے کوئی شیئہ ایسا کرے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں
اسلئے کہ زکوٰۃ واجب ہونے کے لئے سال گزرنا شرط ہے یہاں اس پر زکوٰۃ واجب
نہیں تھا اسلئے اسقاط زکوٰۃ یا زکوٰۃ سے فرار ہونا لازم نہیں آئے گا۔

وقال بعض الناس في رجل له ابل مخاف ..

امام بخاری فرماتے ہیں کہ امام المعظم رحمہ اللہ کوئی شخص ہے اس نے پاس اونٹ
ہے اسے ڈر ہوا کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہو جائے گی تو اس نے سال پورا
ہونے سے پہلے ان اونٹوں کو بیچ دیا تو اس پر کچھ نہیں۔

اس میں بھی احناف پر نظر نہیں ہے۔

امام بخاری یہ کہہ رہے ہیں کہ احناف کے مسائل میں تنازعہ ہے
ایک مسئلہ میں یہ کہہ رہے ہیں کہ سال پورا ہونے سے پہلے بیچ دیا تو زکوٰۃ واجب نہیں
اور ایک مسئلہ میں کہ سال پورا ہونے سے پہلے زکوٰۃ دے دے تو واجب ہو جائے گی۔

جواب۔ جس طرح صرفہ فطر علیہ الفطر سے پہلے دے سکتا حالانکہ وہ بھی

علیہ الفطر کے دن ہی واجب ہوتا ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ بھی دے سکتا۔

الحی باب ما یکرہ من ادا اعمال فی البیوع

بیوع میں حیلہ مکروہ ہے

اور یہ کہ زائد ہائی سے لوگوں کو روکا نہ جائے تاکہ اس سے فاضل چرکاہ کو
روکا جائے۔

کچھ لوگ ایسا کرتے تھے کہ زائد ہائی دوسرے کو استعمال نہیں کرنے دیتے تھے کہ

ان کے جانور پھر ان کے چرکاہ ہمارے چرکاہ میں چریں گے۔
تو اس وقت سے ضرورت مند لوگ پان خریدتے تھے۔ گویا ہائی بیچنے کو حیلہ بناتے تھے
تو اس سے منع کیا گیا۔

الحی باب ما یستحب من ادا اعمال فی البیوع

امام بخاری کا باب سے مقرر یہ ہے کہ بازاری میں جاؤ سے ریاضت لیتا بھی دھوکہ
میں داخل ہے۔

حج باب اذا غضب جارية فزعمه انما ماتت۔۔۔

کسی نے کسی کو باندی کو غضب کیا تو گھٹا گھٹا کہا کہ وہ مر گئی ہے جس کی وجہ سے یہ فقیر
کیا کیا کہ غاصب مردہ قیمت لونڈی کی قیمت مالک کو ادا کرے۔
پھر مالک کو لونڈی زندہ ملے تو لونڈی مالک کی ہے اور غاصب کو قیمت
دینا پڑے۔ اور یہ ہے قیمت لونڈی کا جس میں ہیرا ہو۔

وقال بعض الناس الجارية للغاصب۔

امام بخاری فرماتے ہیں اضافہ کیا ہے کہ باندی مالک کی نہیں غاصب
کی بیوی جادے دہلی اسلئے کہ اس نے اس کی قیمت دے دی ہے۔

اس میں بھی احناف پر تعریف ہے کہ اگر ایسا ہے تو بھی کوئی بھی یہ حیلہ کر سکتا ہے
وہ کوئی اگر لونڈی خریدنا چاہے اور وہ بیچے پر راہی نہ ہو تو غضب کرے اور
اس کی قیمت دے دے۔

احناف کا بھیج اور مختار مذہب یہ ہے کہ غاصب پر لونڈی کو لوٹانا واجب ہے۔
اور بعض احناف 2 جو کفار لونڈی غاصب کی بیوی۔
وہ اس بنیاد پر کہ قاضی فیصلہ ظاہر و باطن نافذ ہوتی ہے۔

حج باب فی النکاح حج

وقال بعض الناس ان لم تستأذن۔

بعض الناس نے کہا کہ اگر بارہ بالغہ سے اجازت نہیں لی اور نہ شادی کی
اور اس سٹیج پر صلہ کیا اور دو چھوڑ دھواہ قائم کیو کہ اس نے اس کے ساتھ
اضامندی سے نکاح کیا ہے۔

اس پر قاضی نے نکاح کے ثابت ہونے کا حکم دے دیا حالانکہ سوہم جانتا ہے
کہ سوہم کو ایسا باطل ہے۔ پھر بھی کوئی حرج نہیں کہ یہ سٹیج (اس عورت سے وطی)
کرے اور یہ نکاح بھی صحیح ہے۔

آج کل غیر مقلدین اس مسئلہ کو لے کر بہت احناف پر طعن کرتے ہیں حالانکہ ایسا معاملہ
صغیر علی نے خود فرمایا۔

الح باب في الهبة والسفعة ح

هبة اور سفعة میں حیلے کا بیان

وقال بعض الناس ان هبة هبة

بعض الناس نے کہا اگر کسی کو ہزار درہم یا اس سے زیادہ ہبہ لیا اور وہ اس کے پاس کسی دن تک رہا تو اس نے اس بارے میں حیلے کیا اور ہبہ کو رجوع کر لیا تو ان دونوں میں کسی پر زکوٰۃ واجب نہیں۔

یہاں بھی امام بخاری امام اعظم رحمہما اللہ نے دو طریقے دیے۔
① ہبہ کے رجوع میں ② حیلے سے زکوٰۃ ساقط کرنے کا حکم میں۔

لیکن یہ دونوں اکثر اہل درست نہیں ہبہ میں رجوع کو ہم اضافی بھی مکرر سمجھتے لیکن اگر کسی نے رجوع کر لیا تو یہ صحیح ہوگا۔ لیکن اس کے شرائط ہیں۔

دوسرا عشرہ اہل کا جواب۔

سال تمام ہونے سے پہلے اس نے ایسا کیا تو ابھی زکوٰۃ واجب ہی نہیں ہوتی تو سے زکوٰۃ سے فرار ہونا لازم نہیں آئے گا۔

یاں اگر زکوٰۃ کے ساقط ہونے کی نیت سے ایسا کرتا ہے تو وہ قابلِ مذمت ہے۔

وقال بعض الناس السفعة للجوار

بعض لوگوں نے کہا سفعة ہر دوس کی وجہ سے ہے مگر اس شخص نے فقہ کیا کہ جو ثابت کر دیا ہے اسے باطل کرے اور کہا۔

اگر کوئی شخص ایک گھوڑے کو خریدنا چاہتا ہے اور اسے اندیشہ ہے کہ ہر دوس سفعة سے 11 گنا تو اسے چاہیے کہ پہلے گھوڑے کو وصول میں سے ایک حق کو خرید لے پھر باقی کو خرید لے ہر دوس کو سفعة کا حق پہلے حق میں تھا یعنی گھر میں اسے سفعة کا حق نہیں اسے جائز ہے کہ اس بارے میں یہ حیلے کرے۔

باب اخیال العالم لیبی لہ

وقال بعض الناس اذا شري دار بعشرين الف درهم -

بعض لوگوں نے کہا جب کوئی گھر خریدے 20 ہزار درہم میں تو کوئی
گھر جس طرح پس کر مقصد ساقط کرنے کے لیے حلیہ کرے کہ اس کو
9999 درہم دے اور جو 20000 باقی ہے اس کے غرض (لینا دینا) دے
اب اگر مقصد کا فقدان طلب کرے تو اس کو 20000 کو 20 میں لینا پڑے گا
ورنہ گولیے کے لیے اس کو کوئی راستہ نہیں سال آخر

توضیح - یہ بھی امام اعظم پر تشبیح ہے - امام بخاری کی تشبیحات ہے جابہ -
کہیں کہیں شد یہ ضرور ہے ہر جی ہے کہ مکان کو مقصد کے حوالہ سے لیا جائے
بشرطیکہ کہ بچانے میں سب سے قیادت نہ ہو -

اس میں بھی کوئی طرح پس سودا جتنے میں طے ہوا اسے کم قیمت ادا کی جائے
جبلکہ مشتری راغب ہو - ورنہ پورے پتہ پر بھی ہے -

کتاب التمجید

امام فیاری کا مقصد اس کتاب کو ذکر کرنے سے
تہجد کی مشروریت اس آیت کریمہ "وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ نَافِلَةً لَّكَ"
سے بیرونی -
گو یا تہجد کا ثبوت قرآن مجید میں ہے -

تہجد - باب تفقّل کا مصدر ہے جس کے معنی اٹھنے اور سوئے دروں آئے ہیں -

حضرت علیؓ سے علیہ السلام پر بھی تہجد کی نماز پھر کے تعلق سے اختلاف ہے
بعض حضرات کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام پر قرآن نازل ہوا۔ آیت میں امر واجب ہے کہ
یعنی کہتے ہیں کہ واجب نہیں تھا۔ آیت میں امر استحباب کا لفظ آیا اور
آیت میں نافلہ کا ذکر ہے اس سے بھی استحباب کا ثبوت ہوتا ہے -

حج باب فضل قیام اللیل

امام فیاری کا اس باب سے مقصد تہجد کی فضیلت بیان کرنا ہے -

حدیث شریف میں فرمایا حضرت علیؓ نے نماز اگر تہجد پڑھیں تو صبح دیکھنے پر بھی خائف
نہیں ہوں گے کیونکہ تہجد پڑھنے سے دل قوی ہوتا ہے -

امیر تہجد کو عزاداروں کے بعد سب سے افضل نماز کیا گیا -

حج باب طول السجود فی قیام اللیل

حدیث پاک میں جو آیا کہ حضور علیؓ سے علیہ السلام پچاس آیتیں کے مقدار سجدہ کرتے تھے
اس سے مراد نماز کا ہی سجدہ ہے -

اس باب سے مقصد قیام لیل میں طویل سجدہ کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور ان لوگوں
کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ دن میں رکوع و سجود اور رات میں طویل قیام افضل ہے -

۳ باب ثمر التیام للمریضین

حضرت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے تو ایک یا دو رات نماز تہجد کے لیے نہیں اٹھے۔

اس سے یہ حکم ہے کہ ہر مردین قیام لیل یعنی تہجد کو ترک کر سکتا ہے۔

یعنی جب رات کے لیے اللہ
اے دو دن نہیں اٹھے تو ابو جعفر کی بیوی نے کہا کہ آپ کو آپ کے شیطان نے چھوڑ دیا ہے
معاذ اللہ گو یہ آیت نازل ہوئی۔ والہی والہی لا سی۔

۴ باب ثمر رہن النبی علی قیام اللیل

امام بخاری کا اس باب سے مقصد یہ بیان کرنا کہ۔

صلوۃ اللیل واجب نہیں ہے لیکن مرغب فیہ ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی کبھی کبھی ثمر کی بنا پر نماز کو ترک کر دیا ہے۔
لیکن تہجد کی نماز میں آپ کو ہر وقت اٹھنا تھا۔

۵ باب قیام النبی حتی تریہ قہ ماہ۔۔۔

نبی کریم ﷺ قیام لیل میں استسنا یا رہے کہ آپ کا قدم میں سو جھاڑے
حوئے ملائے تھے زمانہ ایسا تھا کہ آپ کے پاؤں پھٹ جاتے۔
قطر کا مٹی سے چھوڑنا۔

امام بخاری کا اس سے مقصد یہ ہے کہ قیام لیل اگرچہ واجب نہیں ہے لیکن اس کی عظیم
فضیلت کی وجہ سے حضور اہم مقام فرماتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کا قدم سو جھاڑے

۲ باب من قیام عند السکر ۲

امام بخاری کا مقدمہ ہے کہ سکر کا وقت سونا جائز ہے تو ہی حرج نہیں

قرآن پاک میں ہے وبارسما رحمہم سیغفرون۔ اس سے قیام سکر کی فضیلت پتہ چلتی ہے۔
حضرت علیؓ بھی قیام لیل کے بعد اخیر شب میں سورت رکھتے۔

۳ باب من سکر فلم یدر حتی صلی الصبح ۳

حضرت علیؓ کے قول سے اور حضورؐ نے زید بن سحری کے بعد نماز میں مشغول ہوئے۔

اس والی حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت علیؓ سحری کے بعد سورۃ بقی
یعنی سحری کے بعد سونا ضروری نہیں ہے۔

۴ باب طول الصلوۃ فی قیام اللیل ۴

امام بخاری کا اس باب سے مقدمہ یہ بنا رہا ہے کہ قیام لیل میں نماز کو طویل کرنا افضل ہے

حدیث میں ہے کہ حضورؐ جب تہجد کیے اٹھتے تو مسواک کرتے۔
یہ مسواک کرنا نیند کو زائل کرنے اور نماز میں غارت کو لمبی کرنے کے لیے تھا۔

۵ باب کیف صلوات اللیل ۵

اس باب میں یہ بیان کیا گیا کہ حضورؐ رات کی نماز کس طرح پڑھتے تھے دو دو رکعات کا تھا

ابن عمرؓ کی روایت نے بخاری کا حضورؐ دو دو رکعات نماز پڑھتے تھے اور شریہ رکعتیں پڑھتے

مختلف افراد میں سے منہ جلتا کہ حضور ﷺ نے مختلف اقسام میں مختلف
مہم لائے تھے۔

— بعض سات پر تھے یعنی چار ٹھہر اور تین وتر اور
اور کبھی نو رکعت تھے یعنی چھ ٹھہر اور تین وتر
اور کبھی گیارہ پر تھے یعنی آٹھ ٹھہر تین وتر
اور کبھی تیرہ پر تھے یعنی آٹھ ٹھہر تین وتر اور دو رکعت سنت فجر

حج باب فیام البی باللیل ولو مہ ماسخ۔۔۔

سورہ مزمل کے نزول کے بعد نبی حضور ﷺ نے آپ پر بھی اور صحابہ پر بھی
فرمان تھا۔ سال ہر تک یہ حکم باقی رہا ہر منوخت ہو گیا۔

سورہ مزمل میں تین آیتیں ماسخ اور تین منوخت ہیں۔
① قُمَا لَیْلًا - سے پوری رات کا قیام و صلاؤں کا
پھر رَضْفَةُ اَوْ نَعْلَمُ مِنْهُ قَلِيلًا سے پوری رات کا قیام منوخت ہوا
اور کم از کم تین رات کا قیام و صلاؤں کا
② پھر قَاعَةُ اَرْوَمَاسٍ مِنَ الرَّاسِ سے تین رات کا قیام منوخت ہوا اور
بقدر وسعت فرمان رہا

پھر اقصیٰ الصلوات سے قیام لیل کی فرضیت بالقلم منوخت ہو گئی
منازلہ نبیہ حضور ﷺ پر واپس رہی۔

حج باب عَقْدُ الشَّيْطَانِ عَلَى قَاصِيَةِ الرَّاسِ

حریٹ میں ہے تم میں سے کوئی سو نہا کہ شیطان اس کی گری پر تیرہ لگاتا ہے

اس باب سے موقع نماز عشاء اور فجر کی تاکید بیان کرنا ہے اور کہتا ہے
کہ فجر کا وقت نہ سو رہا اگر ظن غالب ہے کہ نماز کا وقت آگیا ہے تو
سو سکتا ہے۔

حریٹ میں اگر لگانا اپنے حقیقی معنی میں ہے۔

Teacher's Signature

حج باب اذا نام ولم يزل بالاسطوان

جو سستی میں سر اترے اور نماز نہ پڑھے تو شیطان اس کے کان میں پیٹا کر دیتا ہے۔

یعنی لوگوں نے کہا کہ شیطان کا پیٹا بکڑنا حقیقی معنی میں ہے۔
یعنی لوگوں نے کہا کہ اس سے کہنا ہے کہ شیطان طر 2 طر 2 دوسو سے اور ضالہ 1
سے اس کا کان بھردیتا ہے۔

۴ جس سے یہ کہ نہ اپنے حقیقی معنی میں ہے۔

حج باب الدعاء والصلوة من آخر الليل

اخیر رات میں دعا و نماز کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ لوگ رات کو کم سوئے تھے۔
اس لیے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ کی خاموشی رگت بندہ کی طرف متوجہ ہوتی ہے
اس لیے بندے اس وقت کا نماز اٹھائے اور دعا و نماز میں مشغول ہو جائے۔

حج باب من نام اول الليل فافى اخره

اس باب میں یہ بیان کیا گیا کہ رات میں سوئے اور پھر اخیر میں جاگے اور
تہجد پڑھے کہ پھر آرام کرے پھر نماز پڑھے اور اگلے ایسا کرنا مستحب ہے۔
اس لیے کہ حضور ﷺ کا بھی یہی معمول تھا۔

حج باب قیام لیس باللیل فی رمضان

اس باب میں یہ بیان کیا گیا کہ رات کی نماز یعنی تہجد رمضان اور غیر رمضان
دونوں میں برابر ہے۔

الحج باب فضل الطهور بالليل والنهار

اس باب میں رات و دن با وضو رہنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے
اور حیۃ الطہور کی فضیلت میں بیان کی ہے۔

الحج باب ما یکرہ من الشرب

عبارت میں صفحہ سبکی اٹھانا مکروہ ہے بلکہ متوسط طریقہ افشار کیا جائے۔

الحج باب ما یکرہ من ترک صیام اللیل لمن قام بقومہ

اس باب میں یہ بتایا گیا کہ اگر پہلے سے صیام لیل کا عادی ہے تو اب اس کا
شرک کرنا مکروہ ہے۔ مہر و امت و ملاجمل محبوب ہے۔

الحج باب فضل من نهار من اللیل فصلی

اس باب میں اس سبکی کی فضیلت بیان کی گئی جو سبکیں اچھی اور
اچھی تھوڑی اور دعا پڑھے۔

الحج باب المداومت علی رکعتی العشر

امام بخاری اس میں فرماتے ہیں کہ مداومت کو بیان کر رہی
اس لئے کہ یہ سبب سے زیادہ ضروری ہے۔

الحج باب الصیحة علی السقۃ الامین

اس باب میں یہ بیان کیا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دوست پر دھڑکے
دائیں کروٹ پر لیٹے رہے۔

احناف کے بیان سننے کے بعد لیٹنا ضروری نہیں ہے۔

سواحل سوافح - سنت ہے
 بعض کے - سنت ہے
 ابو محمد بن حزام - واجب و فرض ہے فجر کی سنت کے لیے شکیب لیتا
 مالک - بدعت ہے
 بعض - خلاف اولیٰ ہے

صحیح میں ہے سنت فجر کے بعد لیٹنا واجب نہیں۔

۲ باب من کثر لعمہ الرکعتین ولم یطبع کح

اس باب سے تو یہ ظاہر ہے کہ فجر کی سنت کے بعد لیٹنا واجب نہیں
 بلکہ مستحب ہے ان لوگوں کے لیے جو بقیہ کے لئے اٹھتے ہو تو رکعتوں کے دوران
 کھڑے رہیں۔

۲ باب ما جاء فی التطوع مشی مشی کح

نقل نماز دو رکعت پڑھنے کا بیان -
 امام بخاری نے کیا میں نے اپنے سنن کے (مدینہ منورہ) کے علماء کو
 سے یہ دیکھا کہ وہ دن کے نوافل میں ہر دو رکعت میں سلام پھیرتے۔

نقل نماز دو رکعت کے پڑھنا افضل ہے اصناف و سوافح و حناہ سب کے نزدیک
 بعض لوگوں نے چار رکعت افضل کیا۔

اسی باب میں استخارہ کی بات بھی آئی ہے۔

عبادت کے متعلق استخارہ نہیں بلکہ بعد نماز و چاہنے کے لئے استخارہ ہے
 اور امور مکرہ و حرام میں بھی استخارہ جائز نہیں۔